



کولین لوری اپنے پالتو
ٹوٹے کے بارے میں بتاتی
ہیں کہ "چیپر ایک اچھا
سامع ہے۔"

دائیں: نئی دہلی میں
فرینڈیکوز کے ذریعہ
بچائی گئی تھی، پناہ گاہ
کی بنی گیتا شیش منی
کو والہانہ پیار
کرتے ہوتے۔



انسانوں کے بہترین دوست

لورنڈا کینزلونگ

کولین اوری جب اپنے کام سے فارغ ہو کر، اپنے گھر کلوڑی، کلی فورنیا واپس ہوتی ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنائی دلچسپی سے میری باتیں سن رہا ہو۔ اور چیہرہ اپنی بات دوسروں تک توہر روز، ان کی کارکی آواز سن کر ان کا پالتھرا، چیپر، جوش و خروش سے بھر پور سیٹی جیسی آواز کاں کر ان کا استقبال کرتا ہے۔ ان کے قول، "جس طرح کتنا اپنی دم ہلا کر ہمارا استقبال لئے بچ کلتے جاتی ہوں تو وہ کھانا، کھانا، کھانا، کھانا" کہہ کر چلانے لگتا ہے۔ یا جب میں اس سے پوچھتی کرتا ہے، بالکل اسی طرح طولانی سریلی اور جوشیلی سیٹی سے ہم کو خوش آمدید کرتا ہے۔ ہوں کی کیا اسے نیڈ آ رہی ہے۔ تو وہ سونا، سونا سونا" کی رٹ لگادیتا ہے۔ میرے چند دوستوں نے چیپر اس کی کری کے بھجے پر بیٹھ کر اُنی وی دیکھتا ہے اور اسکرین پر نظر آنے والی چیزوں کی تلقین اتنا رہتا ہے۔ "اگر میں اخبار پڑھتی ہوں تو وہ اخبار کے سرے چھاڑنے میں کھلیتے ہوئے میری مدد کرتا اتفاقی طور پر مشاپہ ہیں۔ لیکن ان کی بات صحیح نہیں ہے۔" چیہرہ ان کی زندگی میں صحیح وقت پر داخل ہوا۔ وہ کسی ایسی گرم جوش حقوق کی خواہ مند تھیں جس کی وہ چیزیں وہ اچاک گانا گانے لگتا ہے اور اپنے لکش نفع سے مجھے سخور کر دیتا ہے۔" چیہرے کے عزیز از جاں دوست کے بقول اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ بہت اچھا سامنے گنبداشت کریں اور اس کی باتیں نہیں۔ وہ کہتی ہیں، "چے ہر گھنے سے ملٹاں نے مجھے ہے۔ اوری کہتی ہیں، "میں خواہ کتنی دیریک بیوتی رہوں وہ اپنائی دلچسپی اور پوری توجہ سے سختار ہتا ہے۔ افرادہ اور تھا کر دیا تھا۔ میں گوشہ تھا کی میں زندگی کی راری تھی کہ ایک دن میری بیٹی پالتھرا جاؤ دوں کے

ایک شخص کی زندگی بھر کا
مصطفیٰ آپ کو اس سچی محبت
کا احساس نہیں کراسکتا جو
ایک کترے کی دم کی معمولی
جنبیش سے حاصل ہو سکتا ہے۔
— جین هل، امریکی مصنف

مقامی اسٹور سے میرے لئے ایک ہوا رڈ بدلے آئی۔ جب میں نے ہلکن ہٹایا تو اس کے اندر سبی نہیں تھے۔ طوطاً کی کمی کا ہوں سے مجھے دیکھ جا رہا تھا۔ مجھے اس سے پہلی نظر میں ہی پیدا ہو گیا۔

”بیان اپنے وزمہ کے معلومات کی پابندی پسند کرنی ہے۔“

فوس نے کئی سال قل، چھ ماہ کی بحث وردو پر میکیو جاتے ہوئے اپنے دو سیاہ بتوں کو بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ وہ بتاتے ہیں، ”ایک بار تم طوفان میں گرفتار ہو جائے۔ مجھے بہت خوف گھومن ہو رہا تھا۔ میں اس ارادے سے پچھے گیا کہ رسیں کا ایک بدل لے آؤں۔ جب میں نے اسے ایک لاکرے کھینچا تو کسی نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا۔ میں یہ سمجھنے کا آخری ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ میں نے جب زوردار جھنکا دیا تو اس کے ساتھ ساتھ ”اسکپر“ بھی کھینچا چلا آیا۔ دراصل وہ کھینچنا چاہتا تھا۔ اب بھلاسے کیا پڑ کہ طوفان کے دوران کھل کھما۔ میں میساختہ بنتے کا اور مجھے جو اضطراب تھا، وہ کم ہو گیا۔ ”اسکپر اور اس کا بھائی سلوک ہمارے پیچھے ہوئے۔ میں اس ساتھ اپنے اسکپر کی قبر پر ایک مرمری کتبہ بھی لگا ہوا ہے۔ فوس نے اٹھا گم کرتے ہوئے کہا کہ اسکی میں اپنے یہیں اور سلوک کی قبر پر ایک مرمری کتبہ بھی لگا ہوا ہے۔ فوس نے اٹھا گم کرتے ہوئے کہا کہ اسکی میں دیا۔ اس طی کو کیرول نے ۲۰ سال تک پالا تھا۔ اس نے ملی کونڈ آش کیا اور کلڑی کی ایک چھوٹی سی صندوق پی میں اس کی راکھ گھوڑا کر لی۔“

سرفوکس کہتی ہیں، ”جب آپ کسی بھی کی آنکھ میں جھاکتے ہیں تو جنت کا احساس اجاگر ہوتا ہے۔ ملی کا پیار شرطوں سے پاک ہوتا ہے اور بھی کہتے ہیں آپ کی محبت اور شفقت ”اگرگر“ سے بالاتر ہوتی ہے۔“

انسان اور جانوروں کے رشتہ کا سارا عہد حقیق سے جاتا ہے۔ مقدس باعل میں آدم و حدا کے احوال کے مطابق پہلے کے انسان جانوروں کا نام رکھتے اور ان سے کلام کیا کرتے تھے۔ انسانوں کے قدیم کیک فائرزوں کے مقامات پر کتوں کی موجودگی کا پتہ چلا ہے۔ صد یوں اور قرون پر صحیح اس رشتے میں اگر کہیں کوئی دراز آتی ہے تو وہ عام طور پر، انسانوں کی بے مردّتی، خلُم اور انصاف نظر کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ جہاں بہت سے امریکی اور ہندوستانی جانوروں سے پیار کرتے ہیں اور ان کی رفتار سے محفوظ ہوتے ہیں، وہیں بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو کتوں کو دیکھتے ہیں ڈھیل اپنے کو تیار ہتے ہیں، جنہیں بیجوں کو کاروں سے روکنے کا گز جانے پر کوئی مال نہیں ہوتا، جو گھومن سے استدرا مشقت لیتے ہیں کہ وہ دم توڑ دیتے ہیں اور جو جھکس ”قریع طیع“ کے لئے جانوروں کو ایذا اپناتھاتے ہیں۔“

اب کام سے فراغت حاصل کر کے کچھ تو دی دیکھنے کا وقت ہے۔ اس کے بعد وہ میری گود میں آ کر بیٹھ جاتی

پیار۔ یہ وہ لفظ ہے جو پالتو جانوروں کے مالکان کے نوک نباں پر ہوا کرتا ہے۔ وہ ان کے پارے میں اس طرح گلٹکو کرتے یا ان سے ایسا سلوک کرتے ہیں گوادہ ان کی اولاد ہوں۔ وہ ان کے اپنی ”گود لیتے“ ہیں، ان کے نام رکھتے ہیں، انہیں کھانا کھلاتے ہیں، فراغت کرنا سکھاتے ہیں، باہر لے جاتے ہیں، اپنی گودوں میں بخاتے ہیں اور اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ وہ سڑک پر اسکیلے کھنڈ نہ جائیں۔ ایسے افراد کی کمی نہیں ہے جو آفات ارضی یا ساوی میں اپنے یا وہ سروں کے پالتوں جانوروں کو بچانے کے لئے اپنی جان خطرے میں ڈال دیتے ہیں۔ اس کی ایک درختان مثال ساتھ خاتون اول ڈول میڈی سن ہیں جنہوں نے ۱۸۱۳ء میں برطانوی فوج کے ذریعے دہشت ہاؤس کو جلاعے جانے سے چند لمحے قبل فرار اختیار کیا۔ اپنے ساتھ جہاں وہ صدارتی کاغذات اور ایک عہد آفریں قصور لے گئیں وہیں وہ اپنے پاتو طوطے کو بھی لے جاتا ہیں جو یہیں کو مصیبت اور پریشانی سے بچایا۔ جب پالتو جانور یا مالک، دوتوں میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے تو باقی رہ جانے والا دوست آنسو ہتا تھا۔

وینورا، کیلی فورنیا کے ایک میڈیا مشیر اور قلم کا راستہ فوس کہتے ہیں، ”میں سمجھتا ہوں کہ ہماری بیان ہماری سرو گیٹ اولاد کی مانند ہیں۔ ہماری بیان، ہمارے بیشتر کاموں میں بیانی تو جو کی ہزاوار ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر، ہم لوگوں کو چند محتویوں سے زیادہ چھیٹوں پر بھی جاتا چاہے کیونکہ وہ بالکل اکیلے جائیں گی۔“ فوس کی زوجہ کیرول ایک پیجر اور آرٹسٹ ہیں۔ دوتوں نے اپنے دیوان خانے میں قالمیں سے ڈھنے دوز ہیئے بخار کھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں درجنوں بیجوں کے کھلونے بھلی سے گرم ہونے والا بستہ، کارڈ بورڈ کے کھر پنچے والے آلات اور ان کے پنڈ کے کمبل ہیں۔ یہ بیان رات میں ہمارے بیتھ میں ہمارے ساتھ سوتی ہیں اور ہمارے ساتھ ہی صح اٹھ جاتی ہیں۔ ”پھر ان میں سے کیپوں نام کی ایک بھی کھڑی ہو کر اپنے ایک پچھے سے فوس کو جھوٹی ہے۔ فوس کہتے ہیں، ”اس سے وہ اشارہ دیتی ہے کہ



دور بائیں: جونا نارتھن ہارو
اگست ۲۰۰۵ میں کیترینا
ٹلوفان کے دوران گلف
پورٹ، مسی سپی میں اپنے
کٹے کتلس کو لے سیلاپ کی
بانی سے باہر نکلتے ہوئے۔

باتیں: ۱۳ سالہ ونچنا چنشی
تمل ناڈو کے ایک خیمے
میں اپنی بلی کے ساتھ، جہاں
اس نے مارچ ۲۰۰۵ میں
ایک اور سنانی کے خوف سے
اپنے ساحلی مکان کو
چھوڑ کر پناہ لی۔



سب سے اوپر: کیروول فوکس سلوکم کے ساتھ، جب وہ اپنے شوہر کے ساتھ ۶ ماہ کے لئے کشتی دانی کی ایڈونجر پر گئی تھیں۔ اوپر: جانوروں کی دوست مینکا گاندھی، اپنے نئی دہلی گارڈن میں ۱۵ بچائی گئی کنوں میں سے ایک کے ساتھ۔

سوق کر کر کتے کی پروش و گجداشت کے لئے وہ نتوپیہ خرچ کر سکتے ہیں اور نہ ہی وقت دے سکتے ہیں، انہیں بے یار و مگار چھوڑ دیتے ہیں۔ پناہ گاہ میں اس کے علاوہ وہ کتنے بھی ہیں جنہیں کارے رنجی ہونے یا زہر دیتے جانے والے کے ساتھ میں نیک اور حمدل افراد ہیں جو لاتے ہیں۔ سیاہ رنگ کا ایک ذین کا، کھاؤں میں سے ایک ہے۔ دیکھنے میں وہ جزوی طور پر سرحدی کیا کوئی لگتا ہے۔

دنی دہلی میں واقع فرینڈ یونیورسٹی ہا ہا ہل کی ہم موسے گیتا شیش منی کا کہنا ہے کہ ہماری جسمی چیزوں اور اشتمل پاپیٹ اور اسکری چیزیں وی پیٹلیاں کے ذریعے اب زیادہ سے زیادہ لوگ جانوروں سے آشنا ہو رہے ہیں۔ ”کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جانور گندے اور ناپاک ہوتے ہیں، چونکہ وہ نہیں جانتے کہ کتنا کیوں بھوک رہا ہے ایسا کے دروازے پر کیوں بیٹھا ہے، اس لئے وہ اس کو بارے ہے۔ مٹیوں کے بارے میں جو ہاہ رانج ہیں، ان کے ازالے کی ضرورت ہے۔ یہ ہیں جو اس کے بعد، بہت سے امریکیوں نے اپنے پالتو جانوروں اور دیگر جانوروں کو ہماں تن تباہ چھوڑ کر اخلاق سے انکار کر دیا تھا۔ حکومت کے الیکٹرک اسٹریٹ اس اتفاق کرتے ہیں کہ آفات کی منصوبہ بندی میں جہاں انسانوں کی گجداشت ضروری ہے، اسی قدر جانوروں کی دیکھ بھی بہت ضروری ہے۔

اس بارے میں کافی اختلافات ہیں کہ ان لاکھوں کنوں اور بیٹیوں کا کیا کیا جائے جنہیں ہر سال گھر سے باہر نکال دیا جاتا ہے یا جاؤ اوارہ کتوں اور بیٹیوں سے جنم لیتے ہیں۔ امریکی قوانین کے مطابق آوارہ کنوں کو کچھ لکڑا ایک خاص مدت تک یہ دیکھنے کے لئے رکھا جانا چاہئے کہ ان کے مالکان دعویٰ کرتے ہیں یا نہیں، یا پھر انہیں اپنا بیجا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ایسا نہیں ہوتا تو نہیں ہے ایذا امót دے دی جاتی ہے۔ امریکہ کی ہیومن سوسائٹی کے مطابق امریکہ میں صرف ۱۰ فیصد پالتو بلیاں پناہ گاہوں سے باہر لائی جاتی ہیں۔ حالانکہ اعداد و تعداد فراہم کرنے والی کوئی مرکزی ایجنسی نہیں ہے، پھر بھی سوسائٹی کا اندازہ ہے کہ ہر سال ۲۰ سے ۳۰ لاکھ کوئے اور بلیاں جیسے پالتو جانور پناہ گاہوں میں لائے جاتے ہیں لیکن ان میں سے نصف کو آسان موت مار دیا جاتا ہے۔ کیوں؟ اس وقت امریکہ میں یہ خیال عام ہے کہ پناہ گاہوں میں اتنی جگہ نہیں ہے کہ انہیں اچھی زندگی کی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ وہ سڑکوں پر اور بھی لکھنیں اٹھائیں گے اور انسانوں کے لئے خطرہ ہیں سکتے ہیں۔ ہندوستان میں جانوروں کی پناہ گاہوں میں ”کپڑو علاج“ کرو۔ آزاد کرو، ”کاٹریکہ رانگ“ ہے جہاں آوارہ کتوں کو بیکد لگایا جاتا ہے، جرامی سے پاک کیا جاتا ہے اور پھر انہیں اس جگہ واپس ڈال دیا جاتا ہے جہاں سے انہیں اٹھایا گیا تھا۔ یہ طریقہ محدود طور پر امریکہ میں بھی استعمال ہو رہا ہے خاص طور پر جنگلی اور وحشی بیٹیوں کے معاملہ میں، لیکن یہ مسئلہ اختلافی ہے۔

جانوروں کے حقوق کی علم پرداز اور کن پارلیمنٹ، میونیکا گارڈنی کے بقول امریکی اور ہندوستانی زاویہ نظر میں یہ ایک بزرگ فرق ہے۔ ہم انہیں مارتے نہیں، ہم ان کی گجداشت حتیٰ امکنہ بہتر طور پر کرتے ہیں۔ شہروں پر سب کا حق و اختیار کیوں نہیں ہے تاکہ ان میں چیزیں، آوارہ جانوروں، گاہیوں اور بندروں سب کو ہنپتے ہنپتے کا حق حاصل ہو۔ یہ ہماری زندگی کو مزید رخیز بنانے میں معادن ہو گا۔ نبی دہلی میں واقع ان کے مکان میں ۱۵ اکٹھے ہیں۔ وہ سب کے سب کی کوئی کسی کے پانوں ہے ہوں گے لیکن جب وہ بہت بیمار، بہت بڑے یا بہت بڑھے ہو گئے تو انہیں گھر سے نکال کر سڑکوں پر پھینک دیا گیا۔

امریکہ میں پالتو جانوروں کو یونیورسٹی ملکیت تصور کیا جاتا ہے اور ریاستی، کاؤنٹی یا شہری قوانین کے مطابق مالکان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ انہیں یہ کل کلواں ہیں، ان کی گجداشت کریں اور اس بات کو قیمت بنا لیں کہ وہ کسی کو لوقasan نہ پہنچاں گیں۔ کسی جانور سے بدسلوکی کرنا خواہ وہ پالتوہی کیوں نہ ہو، امریکہ میں ایک جرم ہے جس کی پاداں میں جرمانے والیں کی سزا ہو سکتی ہے۔ گاندھی کہتی ہیں کہ جنی دہلی میں، کسی جانوں کو مارنا ایک جرم ہے جس کے لئے جعل جانا پر ممکنا ہے۔

امریکہ میں جانوروں کی پناہ گاہوں میں ایک توں کی تعداد زیاد ہے جو کچھ پانے کی نیت سے خریدے گئے اور بعد میں ان پالتوکتوں کو گھر سے نکال دیا گیا۔ فرینڈ یونیورسٹی شیش منی کہتی ہیں، ”ہندوستان میں بھی کم و بیش سبی صورت حال ہے، جہاں تقریباً ہر روز بھوک یا ہماری یا جوٹ کا شکار کوئی نہ کوئی سکارات کے ساتھ میں پناہ گاہ کے دروازے پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ وہ ایک کتے کو جسے نواہ کی عمر میں ایک بورے میں بند کر کے یہاں ڈال دیا گیا تھا پھر کارتے ہوئے کہتی ہیں، ”پہلے لوگ پالتو جانور پال لیتے ہیں اور پھر یہ

سے پناہ گاہ میں ملاقات کرتی ہیں۔ جب سچدیوہاں سے رخصت ہوتی ہیں تو وہ اپناءسران کی گودیں ڈال کر رونے لگتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں، "میں ایک دوسرے مکان کی تھاں میں ہوں جس میں زیادہ کمرے ہوں اور خدا کے فضل و کرم سے میں اُسے اپنے ساتھ لے جاؤں گی اور اسے کسی جدا نہیں کروں گی۔"

پالتوجانوروں سے پیار کرنے والے ان تمام افراد کے لئے جو تجوروں کو اپنی اولاد کی طرح عزیز رکھتے ہیں۔ آرت اور رنچ میکس نے ایک مثال قائم کی ہے۔ ۱۹۹۰ء سے ۲۰۰۰ء تک دہلی میں رہے۔ اس دوران انہوں نے اپنے جیک رسیل ٹیریٹچ کی "میں آرڑ روہن" نے نسبت ملے کر دی۔ اور خوبی قسمت کر اس کی دوہن، اس کے اپنے ڈلن سے تعقیر کرتی ہے۔ اُنچ آر لینڈ میں پیدا ہوا تھا۔ مگر ہمارے سویڈن لایا گیا جہاں میکس زن و شوئے اپنی شادی کے فرما بھارے اپنا لیا۔ مزیکس جو کوکائین اور آزاد حشی، اور موم جو تاجریں اور فی الحال تید لینڈز میں رہ رہی ہیں نے بتایا کہ، "ہمارے ساتھ ٹی ہر جگہ جاتا تھا۔ تیر اکی، کشی، کاکاگ، چھلی کے ٹھکار غرضیکہ وہ جگہ ساتھ ہوتا تھا۔ ڈر کے ہوتے ہوئے صرف آرت اور هیرے لئے آتے تھے بلکہ ان پر ٹیکی ٹھری ہوتا تھا۔" جب وہ لوگ دہلی منتقل ہوئے جہاں میکس ایسوی اٹھیڈ پریس کی خدمات برائے جنوب ایشیا کا سربراہ قانونی بھی ایک ماہنگ ایک پائچ ستارہ ہوئی میں تھمہ رہا۔ "ہر چیز ہوں میں تھمہ کو کی ٹکنہداشت کی۔ اسے کھلایا اور دروازے چھلایا۔ اس کو جراحت سے پاک کرایا اور پھر اسے باہر جانے کی اجازت دی۔ ان کے پاس تین دوسرے تھے اور کوئی کمرہ خالی نہ تھا۔ انکو کوئی نہیں بیٹھا۔ وہ ان کی ڈیزی ہی کامریدن گیا اور اپنے دوستوں کو بھی بالا لیا۔ جب سچدیوہاں کی تبدیلی کیا تو انہوں

ہی نظر میں ٹیکی ٹھکوری ہو گیا۔ اب کتوں کی وفاداریاں منقسم ہو گئی تھیں کیونکہ وہ اپنائیتھر وقت ہماری تینی خاصمدہ ڈوری کے ساتھ گزار کرتے تھے۔ "وہ باور پری اپنائیتھر وقت ہماری تینی خاصمدہ ڈوری کے ساتھ گزار کرتے تھے جو ہمارا کھانا خانے میں موجود ہو گئیں۔ اس کو کھانا کرتے تھے جو ہمارا کھانا کھانا نہیں۔ اس پر ہی سے، جہاں کلوے کے آنے کی توقع تھی، کہا کہ وہ مجھے مطلع کرے پھر میں نے اس پر ہی سے، جہاں کلوے کے آنے کی توقع تھی، کہا کہ وہ مجھے مطلع کرے اور واقعی کلوہ ہاں دکھائی دیا۔ سچدیو ٹیکے پاراپنی گوئیں بخاک رائے فریڈ یکوز تک لائیں جہاں اسے پچالیا گیا۔ کلوہ کا محلے میں آنا چاہکہ بہت خدا ناک ہے اس لئے وہاں



رُتھ میکس، نیدر لینڈ کے بیچ پر نیچ اور اس کی میل آرڈر دولہن، چنجوک ساتھ۔

جب وہ صرف ایک ہا کا تھا تو سچدیوہا اُسے زیٰ حالت میں سڑک سے اٹھا کر لائی تھیں۔ سچدیوہا تو سے پیار کرتی ہیں۔ وہ سچتے میں آوارہ پھرے والے توں کو کھانا بھیجیا کرتی ہیں۔ چانچوں ہوں نے اپنے گھر میں چھ ماہنگ کو کی ٹکنہداشت کی۔ اسے کھلایا اور دروازے چھلایا۔ اس کو جراحت سے پاک کرایا اور پھر اسے باہر جانے کی اجازت دی۔ ان کے پاس تین دوسرے تھے اور کوئی کمرہ خالی نہ تھا۔ انکو کوئی نہیں بیٹھا۔ وہ ان کی ڈیزی ہی کامریدن گیا اور اپنے دوستوں کو بھی بالا لیا۔ جب سچدیوہاں کی تبدیلی کیا تو انہوں

مزید معلومات کے لئے:

فرینڈیکورز
www.friendcoessica.org

پیوپلز فار اینیمس
www.peopleforanimalsindia.org

دی ہیو مین سو سائٹی اف یو ایس
<http://www.hsus.org>

سو سائٹی فار دی پریوینشن اف کروٹلی نو اینیمس
www.sPCA.com

